ہفتہ 21- نومبر 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل
ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL
61

213029

ہفتہ 21- نومبر 1998ء یکم شعبان 1419 ہجری-21- نبوت 1377 ہش جلد 48-83 نمبر 260

تزکیہء نفس

حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' خبردار! انسان کے جسم میں ایک لوتھڑا ہے اگر وہ صحیح رہے تو سارا جسم صحیح رہتا ہے اور اگر وہ بگڑ جائے تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے۔ غور سے سنو وہ لوتھڑا دل ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الایمان باب فضل من استبرألدینہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

مومن جو بات سچے یقین سے کہے وہ ضرور مؤثر ہوتی ہے۔ کیونکہ مومن کا مطہّر قلب اسرارِ الٰہی کا خزینہ ہے جو کچھ اس پاک لوحِ انسانی پر منقش ہوتا ہے وہ آئینہ خدا نما ہے۔ مگر انسان جب ضعف بشریت سے سہو و گناہ کر بیٹھتا ہے اور پھر ذرہ بھی اس کی پرواہ نہیں کرتا تو دل پر سیاہ زنگ بیٹھ جاتا ہے اور رفتہ رفتہ قلب انسانی کہ خشیت الٰہی سے گداز اور شفاف تھا۔ سخت اور سیاہ ہوتا ہے۔ مگر یونہی انسان اپنی مرض قلب کو معلوم کرکے اس کی اصلاح کے درپے ہوتا ہے اور شب و روز نماز میں دعائیں' استغفار و زاری و قلق جاری رکھتا ہے اور اس کی دعائیں انتہا کو پہنچتی ہیں تو تجلیات الٰہی اپنے فضل کے پانی سے اس ناپاکی کو دھو ڈالتی ہیں اور انسان بشرطیکہ ثابت قدم رہے ایک قلب لے کر نئی زندگی کا جامہ پہن لیتا ہے گویا کہ اس کا تولد ثانی ہوتا ہے۔

دو زبردست لشکر ہیں جن کے درمیان انسان چلتا ہے ایک لشکر رحمٰن کا دوسرا شیطان کا۔ اگر یہ لشکر رحمٰن کی طرف جھک جاوے اور اس سے مدد طلب کرے تو اسے بحکم الٰہی مدد دی جاتی ہے اور اگر شیطان کی طرف رجوع کیا تو گناہوں اور مصیبتوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ پس انسان کو چاہئے کہ گناہ کی زہریلی ہوا سے بچنے کے لئے رحمٰن کی حفاظت میں ہو جاوے۔ وہ چیز جو انسان اور رحمٰن میں دوری اور تفرقہ ڈالتی ہے وہ فقط گناہ ہی ہے جو اس سے بچ گیا اس نے خدا تعالیٰ کی گود میں پناہ لی۔ دراصل گناہ سے بچنے کے لئے دو ہی طریق ہیں۔ اول یہ کہ انسان خود کوشش کرے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ سے جو زبردست مالک و قادر ہے استقامت طلب کرے یہاں تک کہ اسے پاک زندگی میسر آوے اور یہی تزکیہ نفس کہلاتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 321- 322)

ہاتھ میں تیرے ہے ہر خسران و نفع و عسر و یسر
تو ہی کرتا ہے کسی کو بے نوا یا مختیار
جسکو چاہے تخت شاہی پر بٹھا دیتا ہے تو
جسکو چاہے تخت سے نیچے گرا دے کر کے خوار

(درثمین)

تزکیہء نفس کے لئے خیالات اور دل کی پاکیزگی ضروری ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

تزکیہ نفس کے لئے خیالات کی پاکیزگی بھی ضروری قرار دی گئی ہے۔ بے شک خیالات کو کلی طور پر پاک رکھنا تو ہر انسان کے لئے ناممکن ہے لیکن اگر کوئی برا خیال پیدا ہو تو اسے اپنے دل سے نکال دینا تو ہر انسان کے لئے ممکن ہے۔ مثلاً اگر کسی شخص کے دل میں یہ خیال آئے کہ میں رشوت لوں تو وہ اس کے متعلق سوچنا اور مختلف قسم کی تدابیر عمل میں لانا شروع نہ کردے بلکہ جہاں تک ہو سکے اس خیال کو فوراً اپنے دل سے نکالنے کی کوشش کرے ورنہ اس کا نقش مضبوط ہوتا چلا جائے گا۔ اور پھر اس خیال کا مٹانا سخت مشکل ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر کوئی چلتے چلتے کہیں مال دیکھتا ہے اور اس کے دل میں یہ خیال آتا ہے کہ میں اسے اٹھالوں تو صرف اس خیال کے آنے پر اس سے مؤاخذہ نہیں ہوگا۔ ہاں اگر اس خیال کے آنے پر وہ سوچنا شروع کر دے کہ میں کس طرح اس مال کو اٹھاؤں اور کس وقت اٹھاؤں تو اس کا یہ سوچنا اور تدبیر کرنا قابل مؤاخذہ ہوگا۔

غرض وہ خیال جو دل میں گڑ جاتا ہے اور جس کو سوچنے میں انسان لگ جاتا اور تدبیریں شروع کر دیتا ہے اس کا محاسبہ ہوگا۔ ورنہ اگر کسی کو خیال آئے کہ میں چوری کروں۔ اور وہ اسے فوراً اپنے دل سے نکال دے تو وہ ایک نیکی کرتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی کو قتل کرنے کا خیال آئے لیکن وہ اسے اپنے دل سے نکال دے تو وہ نیکی کرنے والا سمجھا جائے گا۔ سزا کا مستحق وہ اسی حالت میں ہوتا ہے جب وہ اس خیال پر قائم رہتا ہے۔ غرض تزکیہ نفس کی بنیاد انسانی قلب کی صفائی پر ہے۔ اور اس کی اہمیت رسول کریم ﷺ نے ایک اور جگہ بھی بیان فرمائی ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں۔ (-) انسان کے بدن میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔ جب وہ تندرست ہوتا ہے تو سارا جسم تندرست ہوتا ہے۔ اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ غور کے ساتھ سنو کہ وہ گوشت کا ٹکڑا دل ہے۔

پس (دین) میں پاکیزگی اس کا نام نہیں کہ صرف زبان پر اچھی باتیں ہوں۔ یا اعمال تو اچھے ہوں اور دل میں برائی ہو۔ بلکہ (دین) میں اصل پاکیزگی دل کی سمجھی جاتی ہے جو انسان اپنے دل کے لحاظ سے پاکیزہ نہیں وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک ہرگز پاک نہیں۔ ایک شخص اگر قطعاً کوئی گناہ نہ کرے۔ مگر اس کے دل میں گناہ اور برائی سے الفت ہو اور گناہ کے ذکر میں اسے لذت محسوس ہو تو وہ نیک اور پاک نہیں کہلائے گا۔ جب تک کہ اس کے دل میں بھی یہ بات نہ ہو کہ اسے گناہوں میں ملوث نہیں ہونا چاہئے اسی طرح کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ عادت کے ماتحت انہیں غصہ آجاتا ہے مگر گالی نہیں دیتے لیکن ان کا دل کہہ رہا ہوتا ہے کہ فلاں انسان بڑا بدمعاش اور شریر ہے ایسے لوگوں کے متعلق ہم یہ نہیں کہیں گے کہ وہ پاکیزہ ہیں بلکہ یہ کہیں گے کہ وہ اپنے گند کو چھپائے بیٹھے ہیں۔ پس (دین) میں پاکیزگی دل کی ہے اعمال اور زبان تو آلات اور ذرائع ہیں جن سے پاکیزگی ظاہر ہوتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے یہاں فرمایا ہے کہ دل کی حالت بھی محاسبہ کے نیچے آتی ہے۔ خواہ تم اپنے دل کی حالت کو چھپاؤ یا ظاہر کرو۔ یہاں خدا تعالیٰ نے کیا عجیب نکتہ بیان فرمایا ہے کہ زبان اور اعمال تو دلی حالت کا اظہار کرتے ہیں اصل چیز دل کی حالت ہے اور خدا تعالیٰ اس کا محاسبہ کرے گا۔ پس فرماتا ہے کہ تم اپنی دلی حالت کو ظاہر کرو یا چھپاؤ یعنی تم گندے اعمال نہ کرو یا زبان سے ظاہر نہ کرو مگر تمہارے دل میں گند ہے تو ضرور پکڑے جاؤ گے۔

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 252-253)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عرفان حدیث

ایمان کی حلاوت

تین باتیں ہیں۔ جس میں وہ ہوں' وہ ایمان کی حلاوت اور مٹھاس کو محسوس کرے گا۔ اول یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ باقی تمام چیزوں سے اسے زیادہ محبوب ہو۔ دوسرے یہ کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی سے محبت کرے اور تیسرے یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے کفر سے نکل آنے کے بعد پھر کفر میں لوٹ جانے کو اتنا ناپسند کرے جتنا کہ وہ آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہو۔

(صحیح بخاری کتاب الایمان باب حلاوۃ الایمان)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

محبتیں تو انسان کرتا ہی ہے۔ بغیر محبت کے تو انسانی زندگی' زندگی ہی نہیں رہتی۔ کسی نہ کسی چیز سے وہ ضرور محبت کرتا ہے۔ مگر حضور اکرمؐ نے یہ فرمایا ہے کہ اگر کسی انسان سے محبت کرنی ہو تو اللہ کی خاطر کرے۔ اب ظاہر بات ہے کہ ایسی صورت میں بیوی کا انتخاب اور خاوند کا انتخاب بھی اللہ کی خاطر ہی ہوگا اور اگر آپ غور کر کے دیکھیں تو ہمارے معاشرے کی بہت سی بدیاں صرف اس نصیحت پر عمل کرنے سے دور ہو سکتی ہیں اور ایک پاکیزہ معاشرہ وجود میں آسکتا ہے۔ اکثر لوگ شادی کرتے وقت یہ نہیں دیکھتے۔ خوبصورتی دیکھنا' اچھا خاندان دیکھنا اپنی جگہ مگر یہ نہیں دیکھتے کہ پہلی شرط اس میں پوری ہے کہ نہیں کہ وہ لڑکی اللہ والی ہے کہ نہیں یا وہ مرد اللہ والا ہے کہ نہیں۔ اگر یہ شرط پوری ہو جائے تو اس کے پیچھے پیچھے دوسری بعض اچھی باتیں بھی مل جائیں تو بہت بہتر ہے' ان کا انکار نہیں ہے۔ مگر جب اس شرط کو آپ اولیت دیں گے تو اس کی محبت میں ہمیشہ اللہ کی محبت کا خیال غالب رہے گا اور اس وجہ سے معاشرہ انتہائی طور پر پاکیزہ اور دلکش ہو جائے گا۔

دوسرے یہ کہ صرف اللہ کی خاطر کسی سے محبت کرے اور تیسرے یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے کفر سے نکل آنے کے بعد پھر کفر میں لوٹ جانے کو اتنا ناپسند کرے جتنا کہ وہ آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

یہ جو بڑے بڑے ابتلاء جماعت پر آ رہے ہیں ان کو یہ آخری بات خاص طور پر پیش نظر رکھنی چاہئے اور ان ملکوں میں بھی جو آزاد ملک کہلاتے ہیں یہی کچھ ہو رہا ہے۔ کثرت کے ساتھ ایسی خبریں ملتی ہیں کہ یہاں یا ہالینڈ میں یا جرمنی میں ایسے لوگ جو اپنے ماحول میں معزز سمجھے جاتے تھے جب انہوں نے احمدیت کو قبول کیا تو ان کو زبردستی پکڑ کے مولویوں کے پاس لے کر گئے اور بعض دفعہ شدید بدنی تکلیف پہنچائی گئی۔ اتنی کہ بعض دفعہ جینے مرنے کا سوال پیدا ہو جاتا تھا۔ تو یہ جو رویہ ہے یہ ہر جگہ ہے صرف پاکستان میں نہیں۔ پاکستان میں تو حد سے زیادہ ہے مگر باقی ملکوں میں بھی موجود ہے۔ اس وقت آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد پیش نظر رکھیں کہ وہ اپنے پہلے حال کی طرف واپس لوٹنے کی بجائے یہ زیادہ پسند کرے کہ اسے وہاں آگ میں جھونک دیا جائے ورنہ اس کے نتیجے میں وہ آگ ہوگی جو ہمیشگی کی آگ ہے۔ تو آگ میں ڈالے جانے کو زیادہ پسند کرے یا جتنا آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے اس سے زیادہ اس بات کو ناپسند کرے کہ وہ اپنے پہلے غلط خیالات کی طرف لوٹ

بڑھتی رہے۔ خدا کی محبت خدا کرے
حاصل ہو تم کو دید کی لذت خدا کرے
توحید کی ہو لب پہ شہادت خدا کرے
ایمان کی ہو دل میں حلاوت خدا کرے

کلام محمود

جائے۔

آنحضرت ﷺ نے خدا تعالیٰ کی محبت کے ذکر میں حضرت داؤد علیہ السلام کی ایک دعا کو حرز جان بنایا ہوا تھا۔ آنحضرت ﷺ کو یہ دعا بہت ہی پیاری تھی اور انہی الفاظ میں یہ دعا کیا کرتے تھے۔ ابودرداء سے روایت ہے رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام کی دعاؤں میں سے یہ دعا تھی اے اللہ میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور اس شخص کی محبت مانگتا ہوں جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور ایسے عمل کی محبت چاہتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچادے۔ کیسا پیارا مضمون ہے اور بہت جانچ تول کے بیان فرمایا گیا ہے۔ ایسے عمل کی محبت چاہتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچادے۔ وہ تجھ سے مانگتا ہوں۔ اے میرے اللہ اپنی محبت کو بنادے۔ میرے لئے سب سے زیادہ پیاری اپنے نفس سے بھی زیادہ پیاری اور اپنے اہل سے بھی زیادہ پیاری اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ پیاری۔

یہ جو آنحضرت ﷺ نے ہمیں دعا سکھائی ہے میں تعجب کیا کرتا تھا کہ اس میں آپ نے حضرت داؤد کی طرف واحد کا صیغہ استعمال فرمایا اور جمع کا نہیں۔ واحد کے صیغے میں صرف اپنے لئے دعا بنتی ہے اور جمع کی صورت میں سب کے لئے دعا بن جاتی ہے۔ اتنی پیاری دعا سب کے لئے کیوں نہ مانگی۔ دراصل حضرت اقدس رسول اللہ ﷺ کے وجود میں جب وہ انّی کہتے ہیں تو وہ سارے جو آپ کے پیروکار ہیں' جو حقیقت میں آنحضرت ﷺ سے گہرا تعلق رکھتے ہیں وہ بھی شامل ہو جاتے ہیں اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے بعض دفعہ آپ کو اکیلے کو مخاطب فرمایا اور سارے مسلمان آپ کے پیروکار اس خطاب میں شامل ہو گئے۔ تو اس مضمون کو سمجھنا چاہئے کہ آنحضرت ﷺ جب اپنے لئے دعا مانگتے ہیں یا حضرت داؤدؑ نے جب اپنے لئے دعا مانگی تو بحیثیت نبی اللہ ہونے کے ان کے متبعین اور ان سے سچی محبت کرنے والے اس دعا میں شامل ہوتے تھے۔

پس احترام کے طور پر میں بھی جب دعا مانگتا ہوں اسی انّی کے ساتھ مانگتا ہوں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے الفاظ نہیں بدلے اس لئے میں نہیں سمجھتا کہ دوسرے الفاظ کے ساتھ یہ دعا مانگی جائے۔ آپ بھی یہی کریں مگر ساتھ خدا تعالیٰ سے التجا کیا کریں کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے انبیاء کی جماعتوں کو بھی شامل کر دیا تھا اسی طرح ہمارے اہل خانہ' ہمارے دوست' ہمارے قریبی جن سے ہم پیار کرتے ہیں' جو ہم سے پیار کرتے ہیں ان سب کو اس دعا میں شامل فرمالے کیونکہ یہ دعا بہت ہی اہمیت کی حامل ہے۔ اگر یہ مقبول ہو گئی تو سب کچھ مقبول ہو گیا۔ جسے اللہ کی محبت نصیب ہو جائے اسے اور کچھ بھی نہیں چاہئے کیونکہ اللہ کی محبت کے اندر ساری محبتیں' تمام دنیا کے وہ مسائل جن مسائل سے انسان کو واسطہ پڑتا ہے وہ اس میں شامل ہو جاتے ہیں' ان سارے مسائل کا حل اللہ کی محبت ہے۔ پس اس میں ایک ادنیٰ بھی مبالغہ نہیں کہ اللہ کی محبت کے نتیجے میں آپ کی زندگی کے سارے مقاصد پورے ہو جائیں گے اور یہ ہے تو سب کچھ رہ گیا۔ اس لئے آنحضرت ﷺ کے الفاظ میں اگرچہ اپنے آپ کو محض پیش کریں کہ مجھے محبت عطا فرما لیکن جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے سب قریبیوں اور عزیزوں کو جن سے آپ کو پیار ہے یا جو آپ سے پیار کرتے ہیں ان کو بھی شامل کر لیں۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 13- جولائی 98ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خالد ہدایت بھٹی صاحب ایم اے

مولانا شیخ عبدالقادر (سابق سوداگر مل)

اور ان کے علمی کارنامے

ایسی قابل فخر ہستیاں جن پر تاریخ ناز کرتی ہے ایک دو نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو عطا کیں۔ ان نابغہ روزگار ہستیوں میں سے ایک مولانا شیخ عبدالقادر صاحب سابق سوداگر مل کی ہستی ہے۔ خالد احمدیت حضرت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری حضرت شیخ صاحب کے بارے میں تحریر کرتے ہیں کہ "میرے علم اور اندازہ کے مطابق محترم شیخ صاحب (دین حق) واحمدیت سے قلبی لگاؤ رکھنے والے خدمت (دین حق) کے لئے اپنے پہلو میں درد مند دل رکھنے والے اور سادہ و مومنانہ زندگی بسر کرنے والے بہترین مربیان (دین حق) میں سے ہیں میرا ان سے تعارف بلکہ دلی دوستی اور قلبی محبت ان کے طالب علمی کے زمانے سے ہے۔ وہ ابتداء ہی سے مشہور مثل "ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات" کے مطابق عمدہ طبیعت رکھتے تھے اور شروع سے ہی دینی خدمت کے جذبہ سے معمور تھے.... ان کی زندگی بہت سے نوجوانوں کے لئے نیکی کی محرک ہو سکتی ہے۔"

ابتدائی حالات

مولانا شیخ عبدالقادر صاحب مورخہ 15۔ اگست 1909ء کو موضع گورنہ پٹھاناں تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں ایک ہندو کھتری گھرانے میں پیدا ہوئے والدین نے کاروباری مشغلہ کے پیش نظر ان کا نام سوداگر مل رکھا ان کو کب معلوم تھا کہ یہ شخص بڑا ہو کر سوداگری تو ضرور کرے گا لیکن کاروباری نہیں بلکہ روحانی تاجر بن کر بہتوں کے لئے ہدایت کا موجب ہو گا۔

سوداگر مل نے پرائمری تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی اور مڈل سکول لالیاں ضلع جھنگ سے مڈل پاس کیا۔ اس کے بعد ان کے والدین نے اپنے گاؤں سے نقل مکانی کر کے ذخیرہ بیرانوالہ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ میں سکونت اختیار کر لی۔ اور لالہ سوداگر مل اپنے والد کا کاروبار میں ہاتھ بٹانے لگے۔

بیعت

یہاں ان کا تعارف ایک نہایت مخلص اور درد مند احمدی محمد مراد صاحب سے ہو گیا جو بزازی کی دوکان کرتے تھے۔ انہوں نے سوداگر مل میں رشد و ہدایت اور سعادت کے آثار دیکھ کر ان کو (دین حق) کی دعوت شروع کر دی۔ جناب میاں محمد مراد صاحب 1924ء کے جلسہ سالانہ پر قادیان جاتے ہوئے دعوت الی اللہ کی غرض سے گاؤں کے ایک شخص اللہ جوایا کو اپنے ساتھ لے گئے جو قادیان کی زیارت اور وہاں کے ماحول سے نہایت نیک اثر لے کر واپس لوٹا مگر واپسی پر لوگوں کے دریافت کرنے پر یہ کہنا شروع کیا کہ قادیان میں تو دوکانداری اور ٹھگ بازی ہے۔ سوداگر مل کے لئے یہ بات ایک معمہ بن گئی ان کی نیک فطرت میاں محمد مراد صاحب کی نہایت عمدہ اور پاکیزہ زندگی سے بہت متاثر تھی اور وہ شخص کہتا تھا کہ قادیان میں دوکانداری اور ٹھگ بازی ہے۔ لالہ سوداگر مل الجھن میں پڑ گئے کہ آخر ماجرا کیا ہے۔ ایک رات ان کی کپاس کی دوکان پر وہ شخص ان کے پاس اکیلا ہی تھا اور لالہ سوداگر مل کے دریافت کرنے پر اس نے بتایا کہ بات یہ ہے کہ وہ ذات کا کمین ہے اور گاؤں کے زمینداروں کی مہربانیوں پر گزر اوقات کرتا ہے اس لئے ان کے خوف کی وجہ سے یہ بات کہتا ہے ورنہ اگر (دین حق) دنیا میں کہیں ہے تو وہ صرف قادیان میں ہے۔ اگر میں سچی بات کہہ دوں تو گاؤں کے چوہدری لوگ مجھے جوتے مار مار کر نکال دیں۔ اس لئے میں مجبوراً غلط بات کہتا ہوں۔ اللہ جوایا کی اس گفتگو سے لالہ سوداگر مل کی نہ صرف الجھن دور ہو گئی بلکہ انہوں نے اسی وقت عزم کر لیا کہ خود قادیان جائیں گے اور اپنی آنکھوں سے حالات کا مشاہدہ کریں گے۔

دوسرے روز انہوں نے میاں محمد مراد صاحب سے کہا کہ میں قادیان جا رہا ہوں میاں محمد مراد صاحب نے بتایا کہ جو گفتگو گزشتہ شب ان کی اللہ جوایا کے ساتھ ہوئی تھی اس کا ان کو علم ہے اور وہ بھی ان کے ساتھ قادیان جائیں گے۔ قادیان پہنچتے ہی لالہ سوداگر مل نے مہمان خانے والوں کو کہہ دیا کہ وہ ہندو ہیں اور کسی (احمدی) کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا نہیں کھائیں گے۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب جو ان دنوں مہمان خانے کے انچارج تھے اور انہیں اللہ تعالیٰ نے مہمان نوازی کا خاص ملکہ ودیعت کیا تھا نے لالہ سوداگر مل کے لئے ہندوؤں کے ہاں سے کھانا منگوانے کا انتظام کر دیا اور ایک ہفتہ تک یہ انتظام رہا اس دوران میاں محمد مراد صاحب نے لالہ سوداگر مل صاحب کی ان نو احمدی بزرگوں سے ملاقاتیں کروائیں جو ہندوؤں اور سکھوں سے (دین حق) میں داخل ہوئے تھے۔ جن میں حضرت چوہدری بھائی عبدالرحیم صاحب' حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی حضرت ماسٹر عبدالرحمان صاحب بی۔اے حضرت شیخ غلام احمد صاحب واعظ اور حضرت شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور قادیان کی ملاقاتوں کا سوداگر مل صاحب کے دل پر خاص اثر ہوا۔ ان کے ساتھ ساتھ دیگر علماء سلسلہ سے بھی ملوایا اور ان سے فیض حاصل کرنے کی سعادت ملی۔ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی حضرت حافظ روشن علی صاحب حضرت مولوی ذوالفقار علی خاں صاحب گوہر اور حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب کی ملاقاتوں نے کایا ہی پلٹ دی اور لالہ سوداگر کو دل کی گہرائیوں سے شیخ عبدالقادر بننے پر مجبور کر دیا۔ قادیان آئے ہوئے ابھی ایک ہفتہ ہی گزرا تھا کہ سوداگر مل کے رشتہ داروں کا ایک وفد جو سات افراد پر مشتمل تھا قادیان آیا اور حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحب سے جو ان دنوں وہاں ناظر اعلیٰ کے طور پر کام کر رہے تھے ملا اور اصرار کیا کہ سوداگر مل کو ہمارے ساتھ بھیج دیا جائے۔ حضرت چوہدری صاحب نے فرمایا کہ اگر سوداگر مل آپ کے ساتھ جانا چاہتے ہیں تو بے شک لے جائیں جب رشتہ داروں نے سوداگر مل سے گاؤں چلنے کے لئے کہا تو ان کے ساتھ جانے سے انہوں نے انکار کر دیا اور اشاعت (دین حق) کے مرکز میں دھونی رما کر بیٹھ گئے۔ دوسرے تیسرے روز سوداگر مل صاحب نے حضرت المصلح الموعود کی خدمت میں درخواست کی کہ میری بیعت قبول کی جائے۔ حضرت صاحب نے فرمایا جلدی کی کیا ضرورت ہے دو تین ماہ اور ٹھہر جائیں مگر انہوں نے اصرار کیا کہ مجھے (دین حق) کی صداقت کا یقین ہو چکا ہے۔ اس پر حضرت صاحب اللہ تعالیٰ ان پر راضی ہو' نے حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کو فرمایا کہ آپ انہیں آج کلمہ طیبہ پڑھا دیں کل بیعت لے لیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور لالہ سوداگر مل شیخ عبدالقادر ہو گئے۔ اور مدرسہ احمدیہ میں دین حق کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے داخل ہو گئے۔ شیخ صاحب بہت محنتی اور متادب شاگرد تھے اور 1931ء میں انہوں نے پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کر لیا اور کچھ عرصہ ٹریننگ حاصل کرنے کے بعد 1934ء سے باقاعدہ مربی کے طور پر کام شروع کر دیا۔

خدمات سلسلہ

شروع میں حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کی زیر نگرانی کام کیا اور پھر مسلسل و پیہم دینی خدمات نہایت احسن رنگ میں بجا لاتے رہے۔ فاضل اجل تھے اور شاندار مناظر تھے عام طور پر طبعی حجاب رکھتے تھے لیکن مناظرے میں خوب جوش اور پر تاثیر آواز سے گفتگو کرتے تھے۔ مخالف پر ان کی گرفت بڑی زبردست ہوتی تھی۔ تحریر کا بہت شوق تھا اور زیادہ تر تاریخی امور کی طرف ان کا رجحان تھا۔ تذکرہ کی ابتدائی ترتیب میں ان کا خاصہ حصہ تھا۔ ایک عرصہ تک کراچی میں انچارج مشن رہے۔ لائل پور' شیخوپورہ' سرگودھا اور لاہور میں بھی تعینات رہے۔

کتب کا تعارف

کئی کتابیں آپ نے لکھیں سب سے پہلے جو کتاب آپ نے لکھی اس کا نام ہے سیرت سیدؐ الانبیاء جو جماعت میں بہت ہی مقبول ہوئی اور سب سے پہلا ایڈیشن خلافت جوبلی کے موقعہ پر 1939ء میں شائع ہوا۔ اس کے بعد کئی ایڈیشن شائع ہوئے۔ اس زمانے میں اس کتاب کو نصاب تعلیم میں بھی شامل کیا گیا یہ کتاب حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی تحریک پر 1938ء میں لکھی گئی صاحبزادہ صاحب اس وقت ناظر تالیف و تصنیف سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان تھے۔

حیات طیبہ

دوسری کتاب آپ نے حضرت مسیح موعود کی زندگی کے حالات پر لکھی جس کا نام "حیات طیبہ" رکھا اس کتاب کے لکھنے کی ایک وجہ خود مولانا شیخ عبدالقادر صاحب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں "کچھ عرصہ سے رات کو سوتے ہوئے مجھے کثرت سے آوازیں آتی تھیں کہ امتحان کی تیاری کر لو۔ امتحان کی تیاری کر لو" اس سے بھی میں سمجھا کہ شاید مجھے یہی سمجھایا جا رہا ہے کہ سفر آخرت کے لئے کوئی زاد راہ جمع کر لو سو انہی امور کی وجہ سے میں نے ارادہ کر لیا کہ سیرت لکھنے کا کام فوراً شروع کر دینا چاہئے یہ کتاب 1959ء میں لکھی گئی۔ اور بہت مقبول ہوئی یہ سیرت بانی سلسلہ احمدیہ پر ایک مستند کتاب ہے اور 494 صفحات پر مشتمل ہے اس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

حیات نور

1963ء میں "حیات نور" لکھی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی سوانح عمری تحریر کی۔ بہت قیمتی آراء اس کتاب کے بارے میں موجود ہیں لیکن میں تسلسل کی خاطر صرف حضرت مولانا ابو العطاء صاحب کی ہی رائے میں سے کچھ حصہ یہاں بیان کرتا ہوں۔ مولانا فرماتے ہیں "اخویم محترم جناب شیخ عبدالقادر صاحب نے اپنی تازہ تصنیف "حیات نور" کے ذریعہ ایک بیش بہا خدمت سلسلہ کی ہے۔ کتاب نہایت محنت اور پوری کاوش سے لکھی گئی ہے اور واقعات کی چھان بین میں شیخ صاحب نے اپنا مؤرخانہ مستقل طریق عمل ہر مرحلہ پر قائم رکھا ہے۔" یہ کتاب 768 صفحات پر مشتمل ہے۔

جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث یورپ کے 1980ء کے دورے کے بعد جس دورے میں حضرت صاحب نے سپین میں 9۔ اکتوبر 1980ء کو بیت البشارت کا سنگ بنیاد رکھا تھا پاکستان واپس آئے تو کچھ عرصے کے بعد جماعت احمدیہ لاہور نے آپ کو آواری ہوٹل جس کو اس زمانے میں ہلٹن ہوٹل کہتے تھے میں ایک استقبالیہ دیا۔ اس ہوٹل کا تقریبات کا ہال پہلی منزل پر ہے اور اس ہال کے چاروں کونوں میں بیٹھنے کی جگہیں بھی بنی ہوئی ہیں۔ ایک ایسی جگہ پر حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب تشریف رکھتے تھے اور لوگ آپ سے مصافحہ کر کے گزرتے جاتے تھے کوئی کوئی دوست رک کر بات چیت بھی کر لیتے تھے۔ جب راقم مصافحہ کر رہا تھا تو راقم نے اپنا نام بتایا اور بتایا کہ میں مولانا شیخ عبدالقادر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحب سابق سوداگر مل کا داماد ہوں تو حضرت چوہدری صاحب نے میرا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا اور پکڑے رکھا کچھ توقف کے بعد فرمایا کہ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی حیات پر ایک کتاب انگریزی میں لکھی ہے۔ پچھتر فیصد مواد میں نے مولانا شیخ عبدالقادر صاحب کی کتاب "حیات نور" سے لیا ہے اور باقی پچیس فیصد دوسرے ذرائع سے حاصل کیا ہے میں نے اس کی ایک کاپی شیخ عبدالماجد صاحب کو بھیجی ہے آپ ان سے یہ کتاب لے کر ضرور پڑھیں محترم شیخ عبدالماجد صاحب شیخ عبدالقادر صاحب کے بڑے بیٹے ہیں۔

حیات بشیر

اس کے بعد آپ نے 1964ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی حیات مبارکہ کے حالات مدون کئے یہ کتاب بھی 504 صفحات پر مشتمل ایک ضخیم کتاب ہے۔ اس کا پیش لفظ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب (جو اس وقت عالمی عدالت ہیگ کے جج تھے) نے تحریر فرمایا۔ یہ کتاب بھی ایک نادر وجود کے حالات زندگی کے بارے میں ہے اور نوادرات میں سے ہے۔

تاریخ احمدیت لاہور

آخری کتاب جو مولانا شیخ عبدالقادر صاحب نے لکھی وہ ہے "لاہور تاریخ احمدیت" دوسری کتابوں کی طرح یہ بھی مولانا کی تحقیق و تدقیق اور مؤرخانہ رجحان کا شاہکار ہے۔احمدیت کے نقطۂ نظر سے لاہور ایک نہایت ہی اہم شہر ہے کتاب کے شروع میں ہی لاہور کی اہمیت کے بارے میں حضرت مصلح موعود کے ارشادات الفضل کے حوالے سے دیئے ہیں۔ کتاب کے پہلے باب میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی لاہور میں آمدورفت اور قیام کے واقعات ہیں اور دوسرے اور تیسرے باب میں 150 سے زائد ان رفقاء حضرت بانی سلسلہ کے مختصر حالات ہیں جن کا تھوڑا یا زیادہ تعلق لاہور سے رہا ہے۔ چوتھے باب میں سلسلہ خلافت سے الگ ہونے والی جماعت کا ذکر ہے اور پانچویں باب میں لاہور میں امارت کے قیام کی تاریخ کے ساتھ ساتھ حضرت مصلح موعود کے لاہور میں بعض اہم لیکچروں کا حال ہے۔ یہ کتاب مولانا نے 1966ء میں لکھی۔ اور 624 صفحات پر مشتمل ہے۔

ان تاریخی کتابوں کی افادیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ کئی مضامین جو جماعت کے اخباروں رسالوں میں شائع ہوتے ہیں اور کئی کتابیں لکھنے والے ان کتابوں سے استفادہ کرتے ہیں اور بعض دفعہ ان کا حوالہ بھی دے دیتے ہیں۔ کم و بیش تمام لکھنے والوں نے 1989ء میں جماعت کی صد سالہ تقریبات کے سلسلے میں اردو اور انگریزی میں جماعت احمدیہ لاہور کے سوونیئر تیار کرتے وقت ان کتابوں سے بھی مواد حاصل کیا۔ سوانح حیات کی یہ کتابیں محقق حضرات کے لئے انمول خزانہ ہوں گی اور جوں جوں وقت گزرتا جائے گا ان کی افادیت اور قدر و منزلت بڑھتی جائے گی۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

چھ نومبر 1966ء کو سلطان القلم کی فوج کا یہ عظیم مجاہد اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں حاضر ہو کر نہایت اہم دینی امور پر حضرت صاحب سے ہدایات لے رہا تھا کہ دوران گفتگو آپ پر فالج کا حملہ ہوا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے حکم اور نگرانی میں پہلے ربوہ میں طبی امداد بہم پہنچائی گئی اور پھر لاہور میو ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا جہاں آپ 18۔ نومبر 1966ء کو وفات پا گئے اور ربوہ میں بہشتی مقبرہ میں آسودہ خاک ہوئے۔

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے

تعارف کتب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

احمد طاہر مرزا صاحب

کلمات طیبات

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی 14۔ مارچ 1914ء کو منصب خلافت پر متمکن ہوئے۔ بیعت لینے سے قبل جو آپ نے خطاب فرمایا وہ کلمات طیبات کے نام سے شائع ہوا۔ اس خطاب میں منصب امامت کی عظمت' امام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی تعلق اور تائید کے مضامین پر روشنی ڈالی گئی ہے اور احباب جماعت کو اطاعت نظام اور دعاؤں کی طرف خصوصی طور پر متوجہ کیا گیا۔ یہ خطاب فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے شائع کردہ سلسلہ انوار العلوم کی جلد نمبر دو میں پہلے نمبر پر شامل ہے۔ اہم مضامین حضور کے الفاظ میں پیش ہیں۔

یقین کامل

"دوستو میرا یقین اور کامل یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ میرے پیارو! پھر میرا یقین ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ میرا یقین ہے کہ آپ کے بعد کوئی شخص نہیں آسکتا جو آپ کی دی ہوئی شریعت میں سے ایک شعشہ بھی منسوخ کر سکے۔"

ترقی کا راز

"خوب غور سے دیکھو اور تاریخ اسلام میں پڑھ لو کہ جو ترقی اسلام کی خلفاء راشدین کے زمانہ میں ہوئی جب وہ خلافت محض حکومت کے رنگ میں تبدیل ہو گئی تو گھٹتی گئی۔"

ہماری متحدہ دعائیں کامیاب ہوں گی

"...... مجھے کامل یقین ہے کہ میری نصرت ہو گی۔ پرسوں جمعہ کے روز میں نے ایک خواب سنایا تھا کہ میں بیمار ہو گیا اور مجھے ران میں درد محسوس ہوا۔ اور میں نے سمجھا کہ شاید طاعون ہونے لگا۔ تب میں نے اپنا دروازہ بند کر لیا اور فکر کرنے لگا کہ یہ کیا ہونے لگا ہے۔ میں نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود سے وعدہ کیا تھا۔ انی احافظ کل من فی الدار (تذکرہ صفحہ 427) یہ خدا کا وعدہ آپ کی زندگی میں پورا ہوا۔ شائد خدا کے مسیح کے بعد یہ وعدہ نہ رہا ہو۔ کیونکہ وہ پاک وجود ہمارے درمیان نہیں۔ اسی فکر میں کیا دیکھتا ہوں یہ خواب نہ تھا بیداری تھی میری آنکھیں کھلی تھیں میں در و دیوار کو دیکھتا تھا کمرے کی چیزیں نظر آ رہی تھیں۔ میں نے اسی حالت میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا کہ ایک سفید اور نہایت چمکتا ہوا نور ہے۔ نیچے سے آتا ہے اور اوپر چلا جاتا ہے نہ اس کی ابتداء ہے نہ اس کی انتہاء۔ اس نور میں سے ایک ہاتھ نکلا جس میں ایک سفید چینی کے پیالہ میں دودھ تھا جو مجھے پلایا گیا جس کے بعد معاً مجھے آرام ہو گیا اور کوئی تکلیف نہ رہی...... وہ پیالہ جب مجھے پلایا گیا تو معاً میری زبان سے نکلا "میری (قوم) بھی کبھی گمراہ نہ ہو گی"...... پھر سنو! کہ کوئی ایسا کام نہ کرو جو اللہ تعالیٰ کے عہد شکن کیا کرتے ہیں۔ ہماری دعائیں یہی ہوں کہ ہم (احمدی) جئیں اور احمدی مریں۔ آمین"

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

چھٹی صدی کے مشہور عالم محدث

حافظ عبدالقادر-محدث جزیرہ

آپ کی کنیت ابو محمد' نام عبدالقادر بن عبداللہ اور لقب محدث جزیرہ ہے۔ موصل کے رہنے والے جلیل القدر حافظ حدیث ہیں۔ 536ھ میں وہاں میں پیدا ہوئے اور شہر موصل میں پلے اور جوان ہوئے آپ دراصل ہمیشہ سفر میں رہنے والے کسی موصلی کے غلام تھے۔ اس نے آزاد کر دیا تو طلب علم کی طرف متوجہ ہوئے اور علم حدیث کو اپنا مقصود اور مطمح نظر بنایا۔ آپ نے اس فن کی تحصیل کے لئے دور دراز کے سفر کئے اور ہر چشمہ شیریں سے اپنی پیاس بجھائی چنانچہ آپ نے اصفہان' ہمدان' ہرات' مرو' نیشاپور' سجستان' بغداد' واسط' موصل' دمشق' مصر اور اسکندریہ سے علم حدیث حاصل کیا۔

اور ایک ضخیم جلد میں مختلف اسانید کے ساتھ الاربعین نامی کتاب تصنیف کی جو آپ کے تبحر علمی اور وسعت علم کا بین ثبوت ہے۔

ابن نقطہ کہتے ہیں آپ ثقہ' مامون اور نیکوکار عالم تھے مگر مزاج میں کچھ سختی تھی لہٰذا آپ سے زیادہ وہی لوگ فائدہ اٹھاتے تھے جو آپ کی صحبت میں عرصہ تک رہتے تھے۔

یوسف بن خلیل کہتے ہیں۔ آپ کثیر التصنیف اور صاحب اتقان تھے۔ آپ پر علم حدیث ختم ہو گیا ہے۔

ابو محمد منذری کہتے ہیں۔ آپ حافظ اور ثقہ تھے۔ اہل دنیا سے دور رہنا پسند کرتے تھے۔

ابو شامہ کہتے ہیں آپ صالح' پرہیزگار اور پر ہیبت عابد و زاہد تھے معمولی اور سادہ زندگی پر قانع تھے۔

امام ذہبی کہتے ہیں آپ سے آپ کی کتاب "الاربعین" میں کئی مقام پر اوہام سرزد ہوئے ہیں جن پر میں نے تنبیہ کی ہے۔ آپ حفظ اور معرفت کے حامل تھے مگر دوسرے کئی اصحاب کو آپ پر تقدم حاصل تھا۔ مختلف اسانید ذکر کرنے کے التزام کے باوجود آپ سے (4) چار مقامات پر تکرار واقع ہوا ہے۔

(تذکرۃ الحفاظ ذہبی ص 941)

امام ذہبی فرماتے ہیں۔

مجھے ان کے واسطہ سے حضرت جابر کی یہ حدیث ملی ہے۔ فرماتے ہیں۔ میں حضرت ابو بکرؓ کی خدمت میں کچھ حاصل کے لئے آیا مگر انہوں نے مجھے کچھ نہ دیا۔ میں پھر آیا اور انہوں نے مجھے کچھ نہ دیا۔ میں پھر حاضر ہوا مگر انہوں نے تیسری بار بھی مجھے کچھ نہ دیا۔ میں نے عرض کیا اگر کچھ دینا ہے تو دیں اور اگر بخل سے کام لینا ہے تو آپ کی مرضی۔ فرمانے لگے آپ میرے متعلق بخل کا خیال رکھتے ہیں۔ بخل سے بڑھ کون سی بری بیماری ہے؟ آپ کے ہر دفعہ آنے پر میرا ارادہ آپ کو ایک ہزار درہم دینے کا ہے۔ چنانچہ مجھے ایک ہزار' ایک ہزار اور ایک ہزار جملہ تین ہزار درہم عطا کئے۔

(تذکرۃ الحفاظ صفحہ 941)

آپ سے فیض یافتگان میں مندرجہ ذیل اصحاب قابل ذکر ہیں۔ ابن نقطہ' زکی برزالی' ضیاء' ابن خلیل' اسماعیل بن ظفر' شہاب تو ن عبدالرحمان بن سالم انباری' ابو العباس بن عبدالدائم' ابو ذکریا بن صیرفی' عامر قلعی' عبدالعزیز بن عیقل فقیہ ابو عبداللہ بن حمدان' ابن الصلاح وغیرہم۔

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات ورسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

انٹرنیٹ کا جہاں

ہفت روزہ "ایشیا" لاہور کی اشاعت مورخہ 4 جون 98ء میں جناب محمد حبیب خاں صاحب مذکورہ بالا عنوان کے تحت تحریر کرتے ہیں۔

"انٹرنیٹ کیا ہے؟ اس سوال کا کوئی واحد، عمومی اور متفقہ جواب موجود نہیں ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ انٹرنیٹ ہم سب کے لئے جدا جدا معنی رکھتا ہے۔

کہا جاسکتا ہے کہ:۔

☆ یہ ایسے کمپیوٹروں کا سیٹ ہے جو فائبر آپٹک، فون لائنوں، سیٹلائٹ رابطوں اور دوسرے ذرائع ابلاغ سے منسلک ہے۔

☆ یہ ایک ایسا مقام ہے جہاں سے آپ اپنے دوستوں اور عزیز و اقارب سے دنیا بھر میں رابطہ کرسکتے ہیں۔

☆ یہ معلومات کا ایک گہرا سمندر ہے۔

☆ یہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں سے آپ اپنے تحقیقی مقالات کے لئے اور کاروباری و دفتری امور سے متعلقہ Presentation کے لئے مواد حاصل کرسکتے ہیں۔

☆ یہ ایک لامحدود تجارتی موقع ہے۔

☆ کسی بھی مسئلے اور ضرورت کی بابت مدد فراہم کرنے والا ایک عالمگیر گروپ ہے۔

☆ تمام شعبہ جات کے ماہرین کے لئے یہ سونے کی کان کے مترادف ہے جہاں ایسے ماہرین اپنے خیالات اور معلومات کا تبادلہ کرتے رہتے ہیں۔

☆ یہ آپ کی انگلی کی مدد سے کھلنے والی ہزاروں لائبریریوں کا درجہ رکھتا ہے۔

☆ یہ مستقبل کی وہ ٹیکنالوجی ہے جو ہماری اور ہماری آنے والی نسلوں کی زندگیوں کو آسانیوں سے بھر دے گی۔

یہ سب جوابات ہیں تو بالکل ٹھیک مگر ان میں سے کسی کو بھی مکمل جواب قرار نہیں دیا جاسکتا۔ آج انٹرنیٹ 80ء کی دہائی کے انٹرنیٹ سے بالکل جدا ہے اور اگلے چند برسوں میں اور بھی مختلف ہوجائے گا۔

انٹرنیٹ کسی سمندر کی مانند گہرا بھی اور متلاطم بھی ہے۔ کوئی بھی شخص اس کا مکمل ماہر نہیں اور شاید ہو بھی نہ سکے۔ کوئی بھی فرد اس کے بارے میں ہر پہلو سے تمام معلومات کا احاطہ نہیں رکھتا کیونکہ روزمرہ بنیادوں پر اس میں تبدیلی اور تغیر کا عمل نہایت سرعت سے جاری ہے۔ لیکن اس قدر ضرور ہے کہ آپ ایک بحری جہاز کے کپتان کی مانند بحری سفر کے رموز سے آشنا ہونے کے ساتھ ساتھ محفوظ سفر کے اصولوں کو جان جائیں اور اپنے ہر بحری سفر کے بعد دولت اور معلومات کا خزانہ واپس لائیں۔"

گہری نیند کے راز

ہفت روزہ فرائیڈے اسپیشل کراچی نے اپنی اشاعت 7 تا 13۔ اگست 1998ء صفحہ 7 پر نیند سے متعلق ریسرچ کے مندرجہ ذیل مفید نکات درج کئے ہیں۔

"خوش قسمتی سے خواب اور بے خوابی پر اچھی خاصی تحقیق کے بعد ماہرین نے مندرجہ ذیل نکات تجویز کئے ہیں۔

بے فکر رہیں تناؤ اور تشویش میں نہ رہیں، اعصاب پر فکر کو سوار نہ کریں بات بات پر سنجیدہ نہ ہوجائیں تکلیف دہ امر کو برداشت کریں۔ اگر آپ اس قسم کے آرام و سکون پر قابو پالیں تو آپ کو سوتے وقت کروٹیں نہیں بدلنی پڑیں گی۔ آپ جلد اور سکون سے سوجائیں گے۔

وقت کی پابندی کبھی دیر سے سونا، کبھی جلدی سونا، کبھی پہلے کھانا تناول کرنا، کبھی دیر سے، اس قسم کی بدنظمی اور بے ضابطگی جو گلے بندھے نظام کو توڑ دیتی ہے، نیند کے حق میں بہت بری ثابت ہوتی ہے۔ ہمیشہ مقررہ وقت پر سوئیں اور مقررہ وقت پر اٹھیں خواہ چھٹی کا دن ہی کیوں نہ ہو۔ اگر آرام کرنا مطلوب ہے تو پہلے غسل، ناشتہ وغیرہ اپنے مقررہ وقت پر کرلیں، پھر آرام کریں۔

دوپہر کے آرام کو مختصر رکھیں اگر آپ دوپہر کے کھانے کے بعد سونے کے عادی ہیں تو اس کو مختصر رکھیں۔ زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ ورنہ رات کو نیند نہیں آئے گی۔

ورزش کریں اب لوگ زیادہ پیدل بھی نہیں چلتے چھوٹے چھوٹے فاصلوں کے لئے گاڑیاں استعمال کرتے ہیں۔ آرام پسندی نے سب کو کاہل بنا دیا ہے اس کا علاج یہ ہے کہ آپ روزانہ ورزش کریں یا کم از کم آدھا گھنٹہ روزانہ پیدل چلیں۔

مشروبات کم استعمال کریں مشروبات مثلاً کافی چائے کولڈ ڈرنک وغیرہ سونے سے کم از کم دو گھنٹے پہلے استعمال کریں۔ یہ چیزیں نیند کو خراب کرتی ہیں ان کے استعمال کرنے سے آپ کو رات کو پیشاب بھی آئے گا۔

نیند کی گولیوں کا استعمال اگر آپ نیند کی گولیاں استعمال کرتے ہیں تو اپنے معالج کے مشورے سے نیند کی گولیوں کا استعمال آہستہ آہستہ کم کریں پھر ناغے کریں اور اسے بالکل چھوڑ دیں، یہ سب سے خراب چیز ہے۔

سونے کا کمرہ اس میں شور نہیں ہونا چاہئے، کمرہ زیادہ گرم یا ٹھنڈا نہ ہو، بستر پر بیٹھ کر آفس کا کام بھی نہ کریں، سونے سے پہلے جرائم وغیرہ اور ہیجان خیز خبریں نہ پڑھیں۔"

قیام پاکستان کی بنیاد

جناب الطاف حسن قریشی صاحب مدیر مسئول اردو ڈائجسٹ تحریر کرتے ہیں۔

"ہم نے اپنی آزادی سیاسی عمل کے ذریعے حاصل کی تھی اور اس کی حفاظت اور استحکام کے لئے کوئی سیاست ہی سب سے اچھی تجربہ گاہ ہے۔ عوام الناس کے نمائندوں کے ذریعے اقتدار کو امانت کے طور پر استعمال کرنا اور آخرت میں اپنے اعمال کی جواب دہی کے شعور سے مزین رہنا ہماری آزادی کا وہ اسلامی تصور ہے جو پاکستان کے قیام کی بنیاد بنا تھا۔ اسلام انسانوں کی آزادی، ان کی برابری، ان کی یکساں تعلیم و تربیت اور ان کے لئے مساوی مواقع کا سب سے بڑا علمبردار ہے۔ وہ فرد کی فطری نشوونما اور معاشرتی عدل کو بنیادی اہمیت دیتا اور نظم مملکت کے آداب سکھاتا ہے۔ اخلاقی اساس پر اٹھنے والی سیاست کو عبادت کا درجہ عطا کرتا ہے۔"

(ماہنامہ اردو ڈائجسٹ اگست 1998ء ص 19)

حیرت انگیز انداز حکمرانی

ماہنامہ اردو ڈائجسٹ "تاریخ اسلام" کے حوالے سے آنحضرت ﷺ کے ایک صحابی حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ کے متعلق لکھتا ہے کہ۔

"حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ جنہیں رسول اللہ ﷺ نے اس امت کا امین قرار دیا ہے وہ اس لشکر کے امیر تھے جس نے قیصر روم کے غرور کو خاک میں ملا دیا۔ جب وہ شام کے گورنر تھے، اس زمانے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام کے دورے پر تشریف لائے۔ ایک دن حضرت عمرؓ نے ان سے کہا کہ "مجھے اپنے گھر لے چلئے۔"

حضرت ابو عبیدہؓ نے جواب دیا۔ "آپ میرے گھر میں کیا کریں گے وہاں آپ کو شاید میری حالت پر آنکھیں نچوڑنے کے سوا کچھ حاصل نہ ہو۔" لیکن جب حضرت عمرؓ نے اصرار فرمایا تو وہ انہیں اپنے گھر لے گئے۔ حضرت عمرؓ گھر میں داخل ہوئے تو وہاں کوئی سامان نظر نہ آیا۔ انہوں نے حیران ہو کر پوچھا۔ "آپ کا سامان کہاں ہے؟ یہاں تو بس ایک نمدہ، ایک پیالہ، ایک مشکیزہ نظر آرہا ہے۔ آپ امیر شام ہیں، آپ کے پاس کھانے کی بھی کوئی چیز ہے؟"

یہ سن کر حضرت ابو عبیدہؓ ایک طاق کی طرف بڑھے اور وہاں سے روٹی کے کچھ ٹکڑے اٹھا لئے۔ حضرت عمرؓ نے یہ دیکھا تو رو پڑے۔ حضرت ابو عبیدہؓ نے فرمایا "امیر المومنین! میں نے تو پہلے ہی آپ سے کہا تھا کہ آپ میری حالت پر آنکھیں نچوڑیں گے! بات دراصل یہ ہے کہ انسان کے لئے اتنا اثاثہ کافی ہے جو اسے اپنی خوابگاہ (قبر) تک پہنچا دے۔" حضرت عمرؓ نے فرمایا "ابو عبیدہ! دنیا نے ہم سب کو بدل دیا مگر تمہیں نہیں بدل سکی۔"

(ماہنامہ اردو ڈائجسٹ اگست 1998ء ص 306)

آوے کا آوا

معروف شاعر جناب نیاز سواتی صاحب موجودہ معاشرتی صورتحال کی عکاسی اپنے اشعار میں یوں فرماتے ہیں۔

ایسا کوئی نہیں جو کہے میں ہوں خود خراب
سب لوگ کہہ رہے ہیں۔ زمانہ خراب ہے
دو ایک ہی مشین کے پرزے نہیں خراب
اب تو نیاز آوے کا آوا خراب ہے

(روزنامہ خبریں سنڈے میگزین 16۔ اگست 1998ء ص 8)

قتل وغارت کے اسباب اور حل

جناب ڈاکٹر خیال امروہوی صاحب اپنے ایک کالم میں مذکورہ بالا عنوان کے تحت تحریر فرماتے ہیں۔

"کسی بھی کلمہ گو کو کافر کہنا ایسا ہی ہے جیسے کسی منکر کو مسلمان کہنا۔ پیغمبرؐ اسلام، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اور ائمہ عظام نے کسی بھی دین کے پیرو کو بُرا نہیں کہا بلکہ خدا نے بھی بُرا نہیں کہا۔ لکم دینکم ولی دین فرما کر فساد سے بچنے کی ہدایت فرمائی ہے....... بُرا کہنے سے کسی بھی شخصیت کے حمایتیوں کے جذبات بھڑک اٹھتے ہیں..... اختلافات اپنی جگہ لیکن لعنت ملامت کو مذہب کا جزو بنا لینا کسی طرح بھی درست نہیں۔ برا کہنے کا ہی نتیجہ ہے کہ پاکستان گزشتہ پچاس برس میں یکجہتی کی نعمات اور بہتر فوائد سے بہرہ ور نہ ہو سکا..... اگر کہیں چار افراد ہم مذہب بیٹھے ہوں تو غیر مذہب والوں پر اس قدر لعنت برساتے ہیں کہ اگر وہ سن لیں تو کلاشنکوف کا برسٹ مار کر تیا پانچا کر ڈالیں۔ یہی وہ بد خصلتیں ہیں جن سے آج ہمارا معاشرہ سلاٹر ہاؤس میں تبدیل ہوچکا ہے۔"

(روزنامہ "دن" لاہور 25۔ اگست 98ء)

جھگڑوں کی بنیاد

محمد سرور نوید صاحب لکھتے ہیں۔

موٹر سائیکل آگے بڑھانے کے جھگڑے پر نوجوان قتل۔

اونچی آواز میں ٹیپ لگانے پر جھگڑا دو افراد زخمی ڈانس نہ کرنے پر دوست کو گولی مار دی بچوں کی لڑائی میں بڑوں نے فائرنگ کر دی۔ لڑنے سے منع کرتی ہو، بھابی کو ڈنڈے مار کر قتل کر دیا۔ پتنگ بازی پر جھگڑا، آتشیں اسلحہ کا استعمال۔

☆ یہ صرف چند خبریں ہیں، ایسی بیسیوں خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شہ سرخیوں کے ساتھ آئے روز اخبارات کی زینت بنتی ہیں۔ یہ خبریں' ایسے واقعات اور جھگڑے جو معمولی نوعیت کے ہوتے ہیں' اور محض چھوٹی چھوٹی باتوں پر مبنی' لیکن اس کے کس قدر بھیانک نتائج بر آمد ہوتے ہیں' یہ ہے وہ پہلو جو ان واقعات کے حوالے سے ایک لمحہ فکریہ ہے۔ .... "گھورتے کیوں ہو؟" تم میری طرف دیکھ کر ہنسے کیوں تھے' ہمارے دروازے کے سامنے گاڑی کیوں کھڑی کی' تم نے ہماری پتنگ کیوں کاٹی' تمہارے بچے نے میرے بچے کو کیوں گرایا' تم نے میرا راستہ کیوں کاٹا؟ یہ سب وہ معمولی باتیں ہیں جن سے لڑائی جھگڑوں کی ابتداء ہوتی ہے۔ بات گالی گلوچ تک پہنچتی ہے اور پھر قتل و غارت گری پر منتج ہوتی ہے۔ ان چھوٹی چھوٹی باتوں کو افہام و تفہیم کے ذریعے حل کیا جا سکتا ہے۔ تھوڑے سے تحمل اور برداشت سے کام لے کر سنگین نتائج سے بچا جا سکتا ہے لیکن حالت یہ ہے کہ ہمارے رویوں میں تیزی' غصہ' جذباتیت اور اشتعال کی ایسی کیفیت پیدا ہو چکی ہے کہ ہم ذرا سی بات برداشت نہیں کر پاتے۔ کسی کی معمولی سی غلطی کو نظر انداز نہیں کرتے' یہاں تک کہ اگر رش میں کسی کا پاؤں اگر ہمارے پاؤں سے ٹکرا جائے تو ہم اسے دھکا دے دیتے ہیں اور وجہ تنازعہ پیدا کر لیتے ہیں۔ ہم ہر وقت لڑنے جھگڑنے پر آمادہ رہتے ہیں۔ نتائج کی پرواہ کئے بغیر آگ میں چھلانگ لگا دیتے ہیں۔

(روزنامہ دن لاہور 27۔ اگست 98ء رنگین ایڈیشن)

احتساب اور ثبوت

جناب جاوید چوہدری صاحب اپنے ایک مضمون بعنوان "بے حس قوم' ظالم محتسب" میں تحریر کرتے ہیں۔

"....اور کچھ محتسب ادھر بھی ہیں جو انصاف کے لئے آرڈیننس کے منتظر ہیں۔ جنہیں ایک وسیع سیکرٹریٹ ایک لمبا چوڑا عملہ اور ایک با اختیار ٹاسک فورس چاہئے جو روز تحریری شکایات کے انتظار میں دفتر آتے ہیں۔ درخواستوں پر دستخط کرتے ہیں اور کاغذ کے پرزے آگے روانہ کر کے گھر چلے جاتے ہیں۔ ان سے پوچھا جائے کیا کر رہے ہیں؟ تو وہ کہتے ہیں "احتساب" لوگو! یہ کیسا احتساب ہے رشوت کی بنیادوں پر استوار سارے محل اس طرح سر اٹھائے سینہ پھیلائے کھڑے ہیں۔ بدعنوانی کی کوکھ سے جنم لینے والے سارے کارخانے اسی طرح دھواں اگل رہے ہیں۔ غبن کا دودھ پی کر جوان ہونے والے شاپنگ سنٹر اسی طرح جگمگ جگمگ کر رہے ہیں نادہندگان کے چہروں پر آسودگی کی روشنی اسی طرح ٹھاٹھیں مار رہی ہے۔ بیچارے سڑکوں پر بھاگ رہی ہیں۔ گارڈز "چوروں" کی حفاظت کر رہے ہیں اور لوٹ کا مال بینکوں میں محفوظ ہے۔ کیوں؟ کیا ثبوت نہیں ملتے۔ افسوس آپ کی آنکھیں کام نہیں کر رہی ہیں۔ ورنہ پلازوں بنگلوں' کوٹھیوں اور گاڑیوں کی موجودگی میں بھی مزید کسی ثبوت کی ضرورت ہوتی ہے؟ بچے غیر ملکی اداروں میں پڑھتے ہیں بیگمات زیورات سے لدی ہوئی ہوں اور صاحب کے چہرے پر آسائش کا لہو دوڑتا ہو تو کسی ثبوت کی ضرورت رہتی ہے؟ بولیں جواب دیں جب عرب کا وہ "گنوار" جو اپنے ریوڑ کے جانور تک گننے کی اہلیت نہیں رکھتا اندازہ لگا سکتا ہے کہ ایک چادر میں حاکم کا کرتہ نہیں بن سکتا تو آج کے تجربہ کار تعلیم یافتہ اور صاحب فراست محتسب کا مشاہدہ اتنا قلاش کیوں ہے؟ کیا یہ بھی ظلم کی انتہائی شکل نہیں؟ بولیں جواب دیں۔

لوگو! جب قوم کی طرف سے سوال اٹھے نہ کوئی جواب آئے تو وہ بے حس بھی ہوتی ہے اور بے شعور بھی اور یہ تاریخ کا فیصلہ ہے بدعنوان لوگ بے حس قوموں کے رہنما ہوتے ہیں اور ظالم بے شعور لوگوں کے محتسب۔"

(ماہنامہ "طلوع مہر" اسلام آباد جولائی 1998ء ص 35)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 38100 میں نصیرہ چوہدری بنت ظہور احمد صاحب قوم سندھو پیشہ طالب علمی عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 43/ج ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-4-26 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی بالیاں اور ایک انگوٹھی وزنی 4 گرام 60 ملی گرام مالیتی۔/1895 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ آنسہ محمود چک نمبر 43/ج ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر 1 مرزا انوار الحق مربی سلسلہ گواہ شد نمبر 2 ظہیر احمد ولد فیض احمد خان چک 43/ج ضلع سرگودھا۔

مسل نمبر 31801 میں امۃ النصیر بنت چوہدری محمد اشرف صاحب قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 99 کلیار ٹاؤن ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-4-30 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ امۃ النصیر 99 کلیار ٹاؤن سرگودھا گواہ شد نمبر 1 چوہدری محمد اشرف وصیت نمبر 26271 والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمود احمد وصیت نمبر 25046۔

مسل نمبر 31802 میں امۃ القیوم بنت ملک محمد رمضان ورک قوم ورک پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھان امیر علی ورک ضلع خوشاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-5-29 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی کانٹے وزنی 7 ماشہ مالیتی۔/3000 روپے۔ طلائی کوکا مالیتی۔/450 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ امۃ القیوم ساکن بھان امید علی ورک P/O چوک گروٹ ضلع خوشاب گواہ شد نمبر 1 میاں قمر احمد وصیت نمبر 28201 مربی سلسلہ گواہ شد نمبر 2 لئیق احمد مشتاق وصیت نمبر 28132 مربی سلسلہ۔

مسل نمبر 31803 میں امۃ المتین نبیلہ بنت ملک محمد یوسف ورک صاحب قوم ورک پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھان امید علی ورک ضلع خوشاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-5-29 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی ڈیڑھ تولہ مالیتی۔/7000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ امۃ المتین نبیلہ گواہ شد نمبر 1 میاں قمر احمد مربی سلسلہ وصیت نمبر 28201 گواہ شد نمبر 2 لئیق احمد مشتاق مربی سلسلہ وصیت نمبر 28132۔

مسل نمبر 31804 میں طلعت یاسمین بنت محمد یعقوب ورک صاحب قوم ورک پیشہ خانہ داری عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھان امید علی ورک ضلع خوشاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-6-2 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی 10 ماشہ۔ زیورات نقرئی وزنی 3 تولہ۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ طلعت یاسمین ساکن بھان امید علی ورک P/O چوک گروٹ ضلع خوشاب گواہ شد نمبر 1 میاں قمر احمد وصیت نمبر 28201 گواہ شد نمبر 2 لئیق احمد مشتاق وصیت نمبر 28132۔

مسل نمبر 31805 میں سلامت بیگم بیوہ ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بزرگوال P/O خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-4-23 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/8 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی وزنی 3 تولہ مالیتی۔/15900 روپے۔ 2۔ نقد رقم۔/120000 روپے۔ 3۔ حق مہر وصول شدہ۔/200 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/9000 روپے ماہوار بصورت پسر خود مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/8 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ سلامت بیگم ساکن بزرگوال P/O خاص ضلع گجرات گواہ شد نمبر 1 محمد خان وصیت نمبر 25802 صدر جماعت احمدیہ بزرگوال گواہ شد نمبر 2 مظفر احمد منصور وصیت نمبر 18282 مربی سلسلہ۔

مسل نمبر 31806 میں مرزا محمود احمد مربی سلسلہ ولد مرزا محمد یعقوب صاحب قوم مغل پیشہ مربی سلسلہ عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 58 صدر انجمن احمدیہ ربوہ حال ڈنگہ ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-11-13 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/2684 روپے ماہوار

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(دی نیوز- انٹرنیشنل- 19 نومبر 98ء سے ترجمہ)

ربوہ کے شہریوں نے پنجاب اسمبلی کی قرارداد مسترد کر دی

ربوہ کی مختلف تنظیموں نے ربوہ کا کوئی اور نام رکھنے کے بارے میں پنجاب اسمبلی کی قرارداد مسترد کر دی ہے۔

ربوہ بار ایسوسی ایشن کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا جس کی صدارت ایسوسی ایشن کے نائب صدر ایم۔ اختر نے کی۔ جناب ایم اختر نے اس قرارداد کو غیر قانونی اور غیر اخلاقی قرار دیا۔ انہوں نے پنجاب اسمبلی کو مشورہ دیا کہ وہ فضول باتوں میں الجھنے کی بجائے کوئی تعمیری کام کرے۔

ٹاؤن کمیٹی ربوہ کے 31 ممبران میں سے 18 ممبروں نے ایک مشترکہ بیان میں کہا کہ یہ قرارداد ربوہ کے شہریوں کی مرضی اور بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو چاہئے کہ وہ عوام کو نان ایشوز میں الجھانے کی بجائے بے روزگاری اور چیزوں کی بڑھتی ہوئی قیمتوں جیسے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرے۔

ربوہ ٹاؤن کمیٹی کی صدارت کے امیدوار سبطین شاہ صاحب نے اس قرارداد کے خلاف بیان دیتے ہوئے کہا کہ ربوہ کا نام تبدیل کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے کیونکہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ جو کہ تمام شہریوں کی نمائندہ ہے نے چند سال قبل اس قسم کی قرارداد کو مسترد کر دیا تھا۔

ربوہ کی کرسچیئن برادری کے نمائندے نے کہا کہ ربوہ کے رہنے والوں کو ربوہ کا نام بدلنے سے اتفاق نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسا قدم اٹھانے سے پہلے شہریوں کے خیالات کا پاس رکھا جانا چاہئے۔

ربوہ کی رائس ڈیلرز ایسوسی ایشن نے اپنا رد عمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک غیر منطقی اور یک طرفہ قرارداد ہے کیونکہ ربوہ کے شہریوں نے ایسی کسی خواہش کا اظہار نہیں کیا۔

ربوہ پراپرٹی ڈیلرز ایسوسی ایشن نے اپنی ایک قرارداد میں کہا کہ یہ فیصلہ ملک کے مفادات کے خلاف ہے کیونکہ اس کے نتیجہ میں غیر ملکی زرمبادلہ کی ایک بہت بڑی مقدار جو کہ اس شہر میں غیر ممالک کی طرف سے بھیجی جاتی ہے وہ بند ہو جائے گی۔

کیمسٹ اور ڈرگسٹ ایسوسی ایشن ربوہ کے صدر محمد رفیع نے اپنی ایسوسی ایشن کی نمائندگی کرتے ہوئے اس قرارداد پر اپنے غم و غصہ کا اظہار کیا اور کہا کہ اس قرارداد نے ربوہ کے رہنے والے لوگوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے۔

اسی طرح انجمن سبزی فروشاں، کریانہ مرچنٹس ایسوسی ایشن اور کنفکشنرز اور بیکرز ایسوسی ایشن کے نمائندوں نے بھی اس قرارداد کی مذمت کی اور کہا کہ اس قرارداد سے تمام دنیا میں پاکستان کی بدنامی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک سازش ہے تاکہ ملک کو بدنام کیا جا سکے۔

پاکستانی جماعتوں کا اعزاز اور شکریہ احباب

○ احباب جماعت احمدیہ نے اپنے پیارے امام کا خطبہ جمعہ فرمودہ 98-11-6 سماعت فرما لیا ہے۔ جس میں حضور انور نے یہ اعلان فرمایا ہے کہ پاکستان نے تحریک جدید کی مالی قربانیوں کے سال نمبر 64 میں دنیا بھر کی جماعتوں میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے خاکسار اس اعزاز پر جملہ جماعت ہائے پاکستان اور افراد جماعت کی خدمت میں دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔ وہ تمام مخلصین جنہوں نے بروقت قربانیاں پیش کیں اور عہدیداران جماعت جنہوں نے شبانہ روز محنت کی ان سب کا خاکسار شکریہ ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ سب کو جزائے کریم عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنے فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (دعوت الی اللہ) تحریر فرماتے ہیں۔

مکرم امام حقانی صاحب (ریٹائرڈ سپرنٹنڈنگ انجینئر واپڈا) ساکن حافظ والا ضلع میانوالی 9-نومبر 1998ء کو بعمر 67 سال انتقال فرما گئے۔ آپ اپنے علاقہ کے معزز زمیندار تھے اور بارسوخ سیاسی خاندان سے تعلق رکھتے تھے اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ آپ کی نماز جنازہ مقامی جماعت کے چند افراد کے ساتھ مکرم مرزا خالد صاحب (صدر جماعت ML-16) نے پڑھائی اور تدفین کے بعد دعا کرائی۔

محترم حقانی صاحب کو یہ اعزاز بھی حاصل تھا کہ آپ حضور انور ایدہ اللہ کے کالج کے زمانہ کے دوست تھے۔ حضور انور نے امیر صاحب ضلع میانوالی کے نام فیکس میں ان کی وفات پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے اپنے دلی جذبات کے ساتھ تعزیت کا پیغام بھجوایا اور فرمایا کہ "امام حقانی صاحب میرے بہت پیارے اور مخلص دوست تھے۔ کالج کے زمانہ سے آج تک ہمارا تعلق بڑھتا ہی رہا ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بیٹوں اور عزیزوں کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی حفاظت میں رکھے۔

میں انشاء اللہ ان کی نماز جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔ وہ واقعی اس بات کے حقدار تھے کہ میں ان کی نماز جنازہ غائب پڑھاؤں۔"

ربوہ میں بھی 13-نومبر کو جمعہ کی نماز کے بعد محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے مکرم امام حقانی صاحب کی نماز جنازہ غائب پڑھائی جس میں ہزاروں افراد شریک ہوئے۔

مرحوم کے تین بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں بڑے بیٹے مکرم مظفر خان صاحب جو سلسلہ سے محبت اور اخلاص کا تعلق استوار رکھتے ہیں ان کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار کو حافظ والا جاکر حقانی صاحب مرحوم کے اہل خاندان سے تعزیت کا موقعہ ملا۔ حضور انور کا پیغام تعزیت سن کر ان کے جملہ اہل خاندان بہت متاثر بھی ہوئے اور مطمئن بھی۔

اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

وقف جدید کے چندہ کے لئے محنت

○ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں۔

"وقف جدید کے چندہ میں زیادہ سے زیادہ شمولیت اختیار کریں جہاں تک ممکن ہے اب زیادہ سے زیادہ محنت کریں۔

(ناظم مال وقف جدید)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان داخلہ

○ یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی ٹیکسلا نے مندرجہ ذیل بیچلر انجینئرنگ پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

1-الیکٹریکل-2-سول-3-میکینیکل۔

داخلہ کے لئے F.S.c پری انجینئرنگ ہونا لازمی ہے۔ 60% نمبروں کے ساتھ۔ داخلہ فارم وغیرہ 400 روپے کے عوض ادارہ سے دستیاب ہیں۔ مکمل داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 8-دسمبر 98 ہے۔ داخلہ سے قبل داخلہ ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہوگا۔ داخلہ ٹیسٹ فیس 400 روپے ہے۔

(نظارت تعلیم)

ولادت

○ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 4-نومبر 98ء کو مکرم قمر احمد محمود صاحب کارکن خدام الاحمدیہ پاکستان کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے حضور نے از راہ شفقت بچی کا نام "ماہرہ قمر" عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری عبدالحئی صاحب کی پوتی اور مکرم محمد امین صاحب کی نواسی ہے۔ یہ بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں خدا تعالیٰ اس بچی کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے (آمین)

بقیہ صفحہ 6

بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مرزا محمود احمد مربی سلسلہ ڈنگہ ضلع گجرات گواہ شد نمبر1 مرزا داؤد احمد برادر موصی گواہ شد نمبر2 ولی الرحمٰن سنوری دفتر حدیقۃ المبشرین۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اطلاعات و اعلانات

ضرورت انستھیزیا ڈاکٹر

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ایک کوالیفائڈ انستھیزیا ڈاکٹر جو D.A کا ڈپلومہ اور 5 سالہ تجربہ رکھتا ہو کی ضرورت ہے۔ خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والے احمدی ڈاکٹر صاحبان کے لئے اچھا موقع ہے۔ ان کو 8130-325-4880 پے سکیل دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ 500 روپے N.P.A نان پریکٹس الاؤنس اور 1000 روپے مہنگائی الاؤنس ماہوار ملے گا۔ عمر 40 سال سے کم ہونی چاہئے۔

سرکاری اداروں میں کام کا تجربہ رکھنے والے ڈاکٹر صاحبان بھی اس موقع سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

درخواستیں مورخہ 98-11-30 تک ہمراہ نقول ڈگری، میٹرک سرٹیفکیٹ، شناختی کارڈ، انستھیزیا کا ڈپلومہ اور تجربہ کا سرٹیفکیٹ امیر صاحب حلقہ/صدر حلقہ کی تصدیق سے بھجوائیں۔ امیدواروں کو انٹرویو کے لئے بذریعہ خط اطلاع دی جائے گی۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال- ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ماہر امراض قلب کی آمد

○ مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب 29-نومبر 98ء بروز اتوار فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ و علاج کریں گے۔ مریضوں سے درخواست ہے کہ قبل از وقت ہسپتال کے پرچی روم سے پرچی حاصل کر کے میڈیکل آؤٹ ڈور سے رابطہ کر کے ضروری ٹیسٹ وغیرہ کروا کر وقت حاصل کر لیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال- ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سکن سپیشلسٹ کی آمد

○ مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب سکن سپیشلسٹ 29-نومبر 98ء بروز اتوار ساڑھے نو بجے صبح امراض جلد کے مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورتمندوں سے درخواست ہے کہ وہ ہسپتال کے پرچی روم سے پرچی بنوا کر وقت حاصل کر لیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال- ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 20- نومبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 12 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 25 درجے سنٹی گریڈ
21- نومبر- غروب آفتاب 5-08
22- نومبر- طلوع فجر 5-14
22- نومبر- طلوع آفتاب 6-41

عالمی خبریں

آزاد کشمیر پر حملہ

بھارت کے وزیر داخلہ کے ایل ایڈوانی نے دھمکی دی ہے کہ وہ آزاد کشمیر پر حملہ کر سکتے ہیں۔ مقبوضہ کشمیر میں سرگرمی سے عسکریت کے خاتمہ کی کوشش کر رہے ہیں۔ آزاد کشمیر اور پاکستان میں کشمیری مجاہدین کے کیمپوں کو نشانہ بنا سکتے ہیں لیکن فی الحال ایسا نہیں کریں گے۔ پاکستان ایک طرف تو مذاکرات میں مصروف ہے اور دوسری طرف بھارت میں دہشت گردی کروا رہا ہے۔

ہیلی کاپٹروں کی فضا میں ٹکر

میکسیکو میں دو ہیلی کاپٹر فضا میں ٹکرا گئے جس سے 22- افراد ہلاک ہو گئے۔ حادثہ کا شکار ہونے والے ہیلی کاپٹر تیل نکالنے کے دو پلیٹ فارموں کے درمیان پرواز کر رہے تھے۔

کلنٹن کے مواخذہ کی مخالفت

20- ری پبلیکن ارکان کانگرس کی طرف سے صدر کلنٹن کے مواخذہ کی مخالفت کا اظہار کیا گیا ہے ایک لیڈر مسٹر کرسٹوفر نے کہا کہ ملک مواخذے کی تحریک کے منفی اثرات کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ کانگرس کے خصوصی پینل نے اپنی کارروائی شروع کر دی ہے یہ پینل مواخذہ کا عمل جاری رکھنے یا نہ رکھنے کے بارہ میں فیصلہ کرے گا۔

صدر کلنٹن جاپان پہنچ گئے

امریکی صدر بل کلنٹن دو روزہ دورے پر جاپان پہنچے تو وزیراعظم ابوچی نے ان کا استقبال کیا۔ مسٹر ابوچی نے کہا کہ آئندہ سال جاپان کی معیشت ایک بار پھر بہتری کی طرف گامزن ہو گی۔ جاپان کی حکومت نے 189- ارب ڈالر کے پیکیج کا جو اعلان کیا ہے اس کے مثبت اثرات پیدا ہوں گے۔

یلسن کا دورہ بھارت منسوخ

روس کے صدر یلسن نے اپنا دورہ بھارت خرابی صحت کی بناء پر منسوخ کر دیا ہے۔ ان کی جگہ وزیراعظم پرائماکوف بھارت جائیں گے۔

پیاز بی جے پی کا دشمن

بھارت کے چار صوبوں میں صوبائی انتخابات میں پیاز کی مہنگائی بی جے پی کی سب سے بڑی دشمن بن گئی ہے۔ بی جے پی کے خلاف مہم چلانے والے سیاستدان پیاز کی مہنگائی کو سب سے بڑا ایشو بنا رہے ہیں۔

بھارتی فوج کے حوصلے پست

کشمیری مجاہدین نے طیارہ شکن میزائل حاصل کر لئے ہیں۔ جس سے بھارتی فوجوں کے حوصلے پست ہو گئے ہیں۔ حالیہ جھڑپوں میں 16- فوجی ہلاک اور 10- شہری شہید ہو گئے۔

کرکٹ کے کھلاڑیوں کی حفاظت

مہاراشٹر کے وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ اگلے سال دورہ کرنے والی پاکستانی کرکٹ ٹیم کے کھلاڑیوں کی حفاظت کے لئے خصوصی انتظامات کئے جائیں گے۔ یاد رہے کہ انتہا پسند ہندو لیڈر بال ٹھاکرے پاکستانی ٹیم کے کھلاڑیوں کے خلاف بیانات دے رہے ہیں۔

مسعود نے علاقے چھین لئے

افغانستان میں گھمسان کی جنگ کے بعد احمد شاہ مسعود نے طالبان سے مزید علاقے چھین لئے ہیں۔ طالبان قندوز کے وسیع علاقے سے پسپا ہو گئے۔ وادی پنج شیر کا بڑا حصہ مسعود نے فتح کر لیا۔

ملکی خبریں

کراچی حیدرآباد موٹروے

وزیراعظم میاں محمد نواز شریف نے گذشتہ روز کراچی میں سہراب گوٹھ کے مقام پر کراچی حیدرآباد موٹروے کا سنگ بنیاد رکھا۔ وزیراعظم نے اس موقعے پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ زرداری کے ساتھ "مائی" نے بھی لوٹ مار کی۔ کراچی میں چند ہفتوں میں امن ہو جائے گا۔ حکومت ایٹم بم کے دھماکے کے بعد اب عنقریب زرعی، صنعتی اور مالیاتی دھماکے بھی کرے گی۔ موٹروے پوری قوم کو متحد کر کے خوشحالی کا پیغام لائے گی۔ ہزاروں لوگوں کو روزگار ملے گا۔ انہوں نے کہا کہ سندھ کے حالات بہتر بنانے کے لئے اربوں روپے خرچ کرنے کو تیار ہوں۔

بلوچستان میں اراضی کی تقسیم

وزیراعظم نے بلوچستان کے مقام اوستا محمد میں ایک ہزار بے زمین ہاریوں میں زمین تقسیم کی اور الاٹمنٹ کاغذات انہیں دیئے۔

سزا معطل

سندھ کے سابق صوبائی وزیر پیر مظہر الحق کو احتساب بنچ سے ملنے والی قید کی سزا سپریم کورٹ نے معطل کر دی ہے۔

نوشہرہ- نو افراد کا قتل

گذشتہ روز نوشہرہ میں ایک ہی خاندان کے نو مسیحی افراد کا قتل دوسرے دن بھی معمہ بنا رہا۔ وزیراعلیٰ اور اعلیٰ حکام نے جائے حادثہ کا دورہ کیا۔ دوسرے روز بھی تدفین نہ ہو سکی۔ پولیس سراغ نہیں لگا سکی۔

تقریر کے بعد دھماکہ

وزیراعظم نواز شریف نے جس جگہ سہراب گوٹھ کراچی میں موٹروے کے سنگ بنیاد کی افتتاحی تقریر کی وہاں پر وزیراعظم کے جانے کے نصف گھنٹہ بعد بم دھماکہ ہوا دو افراد زخمی ہو گئے۔ لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی۔ رینجرز نے علاقے کو گھیرے میں لے لیا۔

کراچی میں مقابلے

کراچی میں پولیس پر حکیم سعید کے قاتلوں نے فائرنگ کی۔ 3- اہلکار شدید زخمی ہوئے۔ ایک راہ گیر ہلاک ہو گیا۔ مورچہ بند دہشت گردوں نے پولیس پر جدید ہتھیاروں سے حملہ کیا۔ پولیس نے ایم کیو ایم کے ایک کارکن کو اسلحہ سمیت گرفتار کیا تو اس کی نشاندہی پر دوسرے ملزموں کی گرفتاری کے لئے لیاقت آباد نمبر 8 پر پہنچی تو دہشت گردوں نے حملہ کر دیا۔ لیاقت آباد تھانے کی بکتر بند گاڑیاں اور پولیس موبائلز بھی موقع پر پہنچ گئیں۔ ایک گھنٹے تک مقابلہ جاری رہا۔ آخر کار مشہور ملزمان اجمل پہاڑی اور نوشاد کراچی پولیس کو "محصور" کر کے پھر فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ مکانوں کی چھتوں سے دہشت گردوں نے فائرنگ کی۔ موبائل گاڑیاں چھلنی ہو گئیں۔

طاہر القادری مخلص نہیں

علماء و مشائخ ونگ پاکستان عوامی اتحاد کے صدر سید زوار بخاری نے اپنے ساتھیوں سمیت ڈاکٹر طاہر القادری سے علیحدگی اختیار کر لی ہے اور شریعت بل کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔

بھارت کا کراچی پر متوقع حملہ

محترمہ بینظیر بھٹو نے انکشاف کیا ہے کہ بھارت کراچی پر حملے کا سوچ رہا ہے۔ انہوں نے سندھ میں گورنر راج ختم کرنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر کسی سینیٹر یا اقلیتی فرد کو کچھ ہوا تو قتل کا مقدمہ نواز شریف کے خلاف درج کرائیں گے۔ سابق وزیراعظم نے کہا کہ عوام سقوط ڈھاکہ کا منظر دوبارہ نہیں دیکھنا چاہتے۔ کراچی کے جن لوگوں کو قومی دھارے سے کاٹ دیا گیا ہے وہ بھارت کے لئے کارآمد ہو سکتے ہیں۔

Quality Offset / Screen Printing
Nameplates, Stickers, Monograms, Computer Signs,
Hard & Flexible Crystal Labels, Holy Gifts in Metallic Mounts,
Giveaways etc. & 3 - D Hologram Stickers for Security.
Multicolour (Pvt) Limited
129-C, Rehmanpura, Lahore, Pakistan. Ph: 759 0106, Fax: (92-42) 759 4111